مطبوعات

روح القرآن از: اچاریہ ونوبا بھاوے جی۔ ناشر: سکریٹری اکھل بھارت سرو سیوا سنگھ پرکاشن راج گھاٹ کاشی۔ قیمت ۴ روپے۔

قرآن مجید کا یہ انتخاب بھارت کے مشہور سماجی رہنما گاندھی جی کے جانشین اور بھودان تحریک کے بانی و علمبردار ونوبا بھاوے جی نے تیار کیا ہے۔ اس انتخاب میں ۱۰۶۵ آیتیں شامل ہیں۔ کتاب کے ۹ حصے ہیں جو ۲۰ ابواب پر مشتمل ہیں۔ ہر باب کے تحت فصلیں ہیں جن کی تعداد ۹۰ ہے۔ ان کے ذیل میں ۴۰۰ عنوانات ہیں۔ کتاب کے آغاز میں ایک فرہنگ بھی دی گئی ہے جس میں قرآنی الفاظ و اصطلاحات کے معنی و مفہوم کو متعین کیا گیا ہے۔

آیات کا ترجمہ ونوبا بھاوے جی کے پرانے عقیدت مند شری اچیت دیش پانڈے نے کیا ہے اور اس فرض کی بجاآوری میں انہوں نے قرآن پاک کے مشہور اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔ یہ انتخاب فی الحال صرف دو زبانوں (اردو اور انگریزی) میں بلا متن شائع ہوا ہے۔ لیکن ناشرین کا کہنا ہے کہ وہ اسے عنقریب ہندوستان کی تمام زبانوں میں شائع کریں گے۔

قرآن مجید کی جو شخص بھی خلوص نیت سے خدمت کرتا ہے وہ انسانیت کی طرف سے مبارکباد کا مستحق ہے۔ اسی بنا پر ہم ونوبا بھاوے کی اس سعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن اس کتاب کے مطالعہ سے جو چیز ہمیں بار بار کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اس انتخاب میں قرآنی تعلیمات کی روح کو کشید نہیں کیا بلکہ اپنے ذاتی تصورات اور دلپسند نظریات کو سامنے رکھ کر قرآن مجید کا ایک ملخص پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اُن کے نظریات میں سب سے اہم اور بنیادی نظریہ وحدتِ ادیان ہے جسے انہوں نے اپنے رہنما گاندھی جی سے حاصل کیا ہے۔ اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ سارے مذاہب یکساں برحق ہیں اور کسی ایک مذہب کو دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ اسی طرح دنیا کی کوئی امّت ایسی نہیں جو "امّت وسط" کی حیثیت سے دوسری امّتوں اور ملّتوں پر اپنی برتری کا دعویٰ کرے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار مقدمہ میں بھی کیا ہے:

"سائنس نے دنیا چھوٹی بنائی اور سب انسانوں کو نزدیک لانا چاہتا ہے ایسی حالت میں انسانی سماج فرقوں میں بٹا رہے۔ ہر جماعت اپنے آپ کو اونچا اور دوسروں کو نیچا سمجھے۔ یہ کیسے چلیگا؟ (ص۸۰)

ظاہر بات ہے کہ جب کوئی شخص اس بنیادی نظریہ کو، جو قرآنی تعلیمات سے مختلف ہے، لیکر قرآن مجید کا انتخاب کریگا تو وہ اس کی حقیقی روح کو سمجھنے اور سمجھانے میں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکیگا۔ اور یہی چیز ہمیں اس کتاب میں نظر آتی ہے۔ چنانچہ دیکھیے کہ انہوں نے اسلام کی جو تعریف کی ہے اُس میں اللہ پر ایمان لانا اور اس پر مستحکم رہنا کہا ہے۔ اسی طرح ایمان میں یقین، تصدیق، اعتقاد، ہوائے نفس کو اللہ کے تابع کرنے کا مفہوم شامل کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے جس چیز کو اسلام اور ایمان سے تعبیر کیا ہے اُس میں رسالت، آخرت، کتبِ سماوی اور ملائکہ پر ایمان بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۔ (النساء-۱۹)	اے ایمان لانے والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اُس کتاب پر جو اس سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔

اس انتخاب میں عقیدۂ رسالت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم سے تعلق رکھنے والی آیتیں کافی تعداد میں موجود ہیں لیکن اُن آیات کو معلوم نہیں کس احساس کے تحت نظر انداز کر دیا گیا ہے جس میں رسالت محمدی کی امتیازی خصوصیات بیان ہوئی ہیں: مثلاً سورۂ احزاب کی آیت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے

اسی طرح ان اوراق میں وہ آیات تو نظر آتی ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ دین میں زبردستی نہیں، ایمان والے سب ایک امت ہیں، کسی کے معبود کو بُرا نہ کہو، بحث میں موافقت تلاش کرو، بہشت کسی کی میراث نہیں لیکن وہ آیات یکسر غائب ہیں جن میں اس امر کا واضح اعلان ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے،

اور جو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے ضابطۂ حیات، یا مذہب کی پیروی کرتا ہے وہ جادۂ مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ۲)	اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔
وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (آل عمران۔ رکوع ۱۱)	اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔
اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ۔ ۱)	آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

پھر یہ چیز بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ ونوبا بھاوے جی نے توحید، اثبات اور ردِ شرک کے لیے بہت سی آیات کو جمع کرتے وقت اُن آیات کو چھوڑ دیا ہے جن میں اصنام یا اوثان کے الفاظ موجود ہیں۔ آیات کا ترجمہ بھی اغلاط سے خالی نہیں اور بعض آیات کا مفہوم اپنے ذوق کے مطابق معین کرنے کی وجہ سے عجیب و غریب ہو گیا ہے۔

یہی انتخاب انگریزی میں THE ESSENCE OF QURN کے نام سے شائع کیا گیا ہے، اس میں ایک چیز اردو سے مختلف ہے کہ اس میں آغاز میں اُن ساری آیات کی فہرست درج کر دی گئی ہے جو اس انتخاب میں شامل ہیں۔ البتہ اس میں فرہنگ نظر نہیں آتی جو اردو میں موجود ہے۔